ابو سعید حنیف احمد محمود۔برطانیہ

تقریر

تقریر بابت ایمان

وقت 5-7 منٹ

ایمان، احادیث کی روشنی میں

اللہ تعالیٰ قرآنِ کریم میں فرماتا ہے:

یٰۤاَیُّھَا الَّذِیۡنَ اٰمَنُوۡۤا اٰمِنُوۡا بِاللّٰہِ وَرَسُوۡلِہٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡ نَزَّلَ عَلٰی رَسُوۡلِہٖ وَالۡکِتٰبِ الَّذِیۡۤ اَنۡزَلَ مِنۡ قَبۡلُ ؕ وَمَنۡ یَّکۡفُرۡ بِاللّٰہِ وَمَلٰٓئِکَتِہٖ وَکُتُبِہٖ وَرُسُلِہٖ وَالۡیَوۡمِ الۡاٰخِرِ فَقَدۡ ضَلَّ ضَلٰلًۢا بَعِیۡدًا (النساء:137)

کہ اے لوگو جو ایمان لائے ہو! اللہ اور اس کے رسول پر ایمان لے آؤ اور اس کتاب پر بھی جو اس نے اپنے رسول پر اُتاری ہے اور اس کتاب پر بھی جو اس نے پہلے اُتاری تھی اور جو اللہ کا انکار کرے اور اس کے فرشتوں کا اور اس کی کتابوں کا اور اس کے رسولوں کا اور یومِ آخر کا تو یقیناً وہ بہت ہی دُور کی گمراہی میں بھٹک چکا ہے۔

چشمۂ خورشید میں موجیں تری مشہود ہیں
ہر ستارے میں تماشہ ہے تری چمکار کا
کیا عجب تو نے ہر اک ذرّہ میں رکھے ہیں خواص
کون پڑھ سکتا ہے سارا دفتر ان اسرار کا

(درثمین)

معزز سامعین! اسلام کی بنیادی تعلیمات میں ”ایمان“ کا لفظ بہت بنیادی حیثیت رکھتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں بے شمار مقامات پر ”ایمان“ کی اہمیت اور مؤمن کی ذمہ داریوں پر روشنی ڈالی ہے۔ جن کا ذکر ہم دو تقاریر میں کر آئے ہیں۔ قرآن کریم کے بعد دوسرا درجہ احادیث یعنی فرموداتِ حضور نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم کا ہے۔ اِس سلسلہ میں مجھے حضرت الحاج حکیم مولوی نور الدین صاحب خلیفۃ المسیح الاوّل رضی اللہ عنہ کا ایک ارشاد ملا ہے جس میں آنجنابؓ نے ایمان اور مؤمن بارے 19 فرموداتِ رسولؐ جمع کئے ہیں جو آپ حاضرین کے سامنے حضورؓ کے لئے دلی دعاؤں کے ساتھ پیش ہے۔ آپؓ فرماتے ہیں:

”حدیثوں کے لحاظ سے ایمان کی تعریف یہ ہے۔ حدیث میں آیا ہے کہ حضرت جبرائیل نے آنحضرتؐ سے دریافت کیا کہ ایمان کیا ہے تو حضور علیہ السلام نے فرمایا کہ ایمان یہ ہے کہ تو اللہ اور اس کے فرشتوں اور اس کی کتابوں اور اس کی ملاقات اور اس کے رسولوں اور آخری دن پر ایمان لائے۔ اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ آخرت میں اُٹھائے جانے پر اور اس پر ایمان لاؤ کہ اچھائی اور بُرائی کا اندازہ اللہ کی طرف سے ہے تو جبرئیل نے کہا صَدَقْتَ (آپؐ نے سچ فرمایا) یہ حدیث بخاری، مسلم، ابن ماجہ میں ہے۔ اور فرمایا ہے تم میں سے کوئی بھی مؤمن نہیں ہو سکتا جب تک کہ مَیں اس کو اپنے والد اور اولاد اور سب لوگوں سے زیادہ پیارا نہ ہوں۔ یہ حدیث بخاری میں ہے اور ابن خزیمہ میں اس پر زیادہ یہ بھی آیا ہے کہ اب یہ ہے کہ اپنے اہل و عیال اور مال سے اور بخاری میں ایک اور حدیث میں فرمایا ہے تم میں سے کوئی مؤمن نہیں ہوتا جب تک کہ وہ اپنے بھائی کے لئے وہ پسند نہ کرے جو کہ وہ اپنے لئے پسند کرتا ہے۔ اور شعب الایمان میں ایک حدیث میں فرمایا ہے اُس شخص کا ایمان نہیں جس کے لئے امانت نہیں۔ اور حضرت عبد اللہ ابن عباسؓ نے عبد القیس کے قافلہ کے قصّہ میں روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ ایمان اس امر کی شہادت ہے کہ اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں ہے اور محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ کا قائم کرنا اور زکوٰۃ کا دینا اور رمضان کے روزے رکھنے اور مسجدِ حرام کا حج کرنا ہے۔ امام احمد اور ابو عوانہ نے اپنی صحیح میں اس حدیث کو روایت کیا ہے اور نسائی میں مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا ہے کہ مؤمن وہ ہے کہ جس کو لوگ اپنے مال و جان پر امین سمجھیں۔ اور امام احمدؒ اور عبد الرزاق نے روایت کیا ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ زانی جب زنا کرتا ہے تو زنا کرنے کے وقت ہرگز مؤمن نہیں ہوتا اور نہ چور چوری کرنے کے وقت مؤمن ہوتا ہے اور نہ شرابی شراب پینے کے وقت مؤمن ہوتا ہے اور نہ کوئی اُچکّا کسی ذی قدر شئے کے اُچک کر لے جانے کے وقت مؤمن ہوتا ہے جب لوگ

نظریں اُٹھا کر اس کو دیکھتے ہوتے ہیں اور وہ پھر بھی اُچک لے جاتا ہے اور نہ خائن خیانت کے وقت مؤمن ہوتا ہے تم اس سے بچو۔ اور ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ ان سے ایمان نکل کر سایہ بان کی طرح ان کے اُوپر ہوتا ہے۔ تو جب وہ اس عمل کو قطع کر دیتا ہے تو اللہ اس کی طرف ایمان کو لوٹا دیتا ہے اور صحیح مسلم میں مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا کہ ایمان کی ستّر سے کچھ زیادہ شاخیں ہیں۔ سب سے ادنیٰ راستہ سے مُوذی چیز کا دُور کرنا ہے۔ اور حیا ایمان کی ایک بڑی شاخ ہے اور جب آنحضرتؐ سے یہ سوال ہوا ہے کہ کونسا ایمان افضل ہے تو آپؐ نے یہ جواب دیا ہے کہ اخلاق حسنہ۔ اس کو امام احمدؒ نے روایت کیا ہے۔ اور امام احمدؒ کی ایک دوسری روایت میں آیا ہے کہ تُو محبت بھی اللہ ہی کے لئے کرے اور عداوت بھی محض اللہ ہی کے لئے کرے اور اپنی زبان کو اللہ کے ذکر میں لگائے اور فرمایا ہے کہ جو شخص محض اللہ ہی کے لئے دیتا ہے اور اللہ ہی کے لئے روکتا ہے تو اس نے اپنا ایمان کامل کر لیا ہوتا ہے۔ اس کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے اور بخاری میں ہے کہ ایمان کا نشان انصار کی محبت ہے اور مسلم میں ہے کہ حضرت علیؓ نے فرمایا ہے کہ مجھ سے مؤمن ہی پیار کرے گا نہ اَور۔ اور ابو سلیمان دارانی سے مروی ہے کہ آنحضرتؐ نے قافلہ کو فرمایا تھا کہ تمہارے ایمان کا کیا نشان ہے تو انہوں نے عرض کی کہ آپؐ کے بھیجے ہوؤں نے ہم کو پانچ چیزوں کا حکم دیا ہے کہ ہم شہادت دیں کہ اللہ کے سوا اور کوئی معبود نہیں اور یہ کہ محمدؐ، اللہ کے رسول ہیں اور صلوٰۃ کو قائم کریں۔ اور زکوٰۃ دیں اور رمضان کے روزے رکھیں اور خانہ کعبہ کا حج کریں اور ان پر عمل کریں اور پانچ اشیاء کا حکم دیا ہے انہوں نے کہ ہم ان پر ایمان لائیں، اللہ پر اور اس کے فرشتوں پر اور کتابوں پر اور رسولوں پر اور بعد الموت اُٹھائے جانے پر۔ اور پانچ چیزوں کو ہم نے جاہلیت اور اسلام میں اپنا خُلق بنایا ہے اور وہ یہ ہیں کہ مصیبت کے وقت صبر کرنا اور آرام و آسائش کے وقت شکر کرنا اور قضاء و قدر کی رفتار پر راضی رہنا۔ اور دوسروں کی ملاقات کے مقاموں پر صدق دکھانا اور دشمنوں پر شماتت نہ کرنا اور اس سے زیادہ آنحضرتؐ نے اُن کو یہ فرمایا کہ وہ جمع نہ کرو جو تم نہ کھاؤ اور نہ وہ بناؤ کہ جن میں نہ رہو۔ اور نہ ان اشیاء کی رغبت یا ان میں ترقی کرو کہ جن کو تم چھوڑ جانے والے ہو۔ اور اس میں اللہ تعالیٰ سے ڈرو کہ جس کے طرف تمہارا رجوع ہو گا اور جس پر تم پیش کئے جاؤ گے اور اسی کی خواہش کرو کہ جس کی طرف تم جانے والے ہو اور جس میں تم رہو گے اور یہ ایمان کبیر میں مذکور ہیں۔"

(حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 42-44 ایڈیشن 2005ء)

پھر آپؓ 20ویں حدیث بیان کرتے ہوئے تحریر فرماتے ہیں:

"دلائل بیہقی میں ہے کہ آنحضرتؐ نے فرمایا آلا انَّ اَعْجَبَ الْخَلْقِ اِلَیَّ اِیْمَانًا قَوْمٌ یَکُوْنُوْنَ بَعْدَکُمْ یَجِدُوْنَ صُحُفًا فِیْھَا کُتُبٌ یُؤْمِنُوْنَ بِمَا فِیْھِ ہاں سب مخلوق سے مجھے زیادہ پسند ان لوگوں کا ایمان ہے جو کہ تم سے پیچھے آئیں گے تو کچھ صحیفے پائیں گے کہ جن میں کتابیں ہوں گی اور وہ ان پر ایمان لائیں گے۔"

(رسالہ تعلیم اسلام قادیان ماہِ اکتوبر 1906ء از حقائق الفرقان جلد اوّل صفحہ 44)

سامعین! "حضرت علی بن ابی طالبؓ نے بیان فرمایا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا ایمان دل کی معرفت اور زبان کے اقرار اور اسلام کے ارکان پر عمل کا نام ہے۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 167)

"حضرت نعمان بن بشیرؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمنوں کی مثال ایک دوسرے سے محبت کرنے اور ایک دوسرے پر رحم کرنے اور ایک دوسرے پر شفقت کرنے میں ایک بدن کی سی ہے جب ایک عُضو کو تکلیف پہنچتی ہے تو اس کی وجہ سے باقی سارا بدن بیداری اور بخار میں شامل ہوتا ہے۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 169)

"حضرت ابو موسیٰؓ سے روایت ہے کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے مؤمن، مؤمن کے لیے عمارت کی طرح ہے۔ جس کا ایک حصہ دوسرے حصہ کو مضبوط کئے رکھتا ہے۔ اور آپؐ نے اپنی انگلیوں کو ایک دوسرے میں پرو دیا۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 170)

"عطاء نے نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے بہت سے صحابہؓ سے یہ واقعہ سنا کہ حضرت عبد اللہ بن رواحہ کی ایک لونڈی تھی جو ان کی بکریاں چرایا کرتی تھی۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس کو ایک بکری کا خاص طور پر خیال رکھنے کی ہدایت کی۔ چنانچہ وہ بکری موٹی تازی ہو گئی۔ ایک دن چرواہن بعض اَور جانوروں کی دیکھ بھال میں مصروف تھی کہ ایک بھیڑیے نے آکر اس بکری کو چیر پھاڑ دیا۔ عبد اللہ بن رواحہ نے اس بکری کو نہ پایا تو اس کے متعلق پوچھا۔ چرواہن نے سارا واقعہ بتا دیا جس پر انہوں نے چرواہن کو ایک تھپڑ مارا۔ بعد میں اپنے فعل پر شرمندہ ہوئے اور اس واقعہ کا ذکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے کیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اس بات کو بڑی اہمیت دی اور

فرمایا کہ تم نے ایک مؤمنہ کے منہ پر تھپڑ مارا؟ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے عرض کیا۔ حضور وہ تو حبشی عورت ہے اور جاہل سی عورت ہے۔ اُسے دین وغیرہ کا کچھ علم نہیں۔ نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے اس چرواہن کو بلا بھیجا اور اس سے پوچھا۔ اللہ کہاں ہے؟ اس نے کہا آسمان پر۔ پھر آپ صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت کیا۔ مَیں کون ہوں؟ اس نے جواباً کہا اللہ کے رسول۔ یہ سن کر آپؐ نے فرمایا۔ یہ مؤمنہ ہے اسے آزاد کر دو۔ اس پر عبد اللہ بن رواحہ نے اسے آزاد کر دیا۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 180)

"حضرت انس بن مالکؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا تین اخلاق ایمان کا تقاضا ہیں۔ اوّل یہ کہ جب کسی مؤمن کو غصّہ آئے تو غصّہ اسے باطل اور گناہ میں مبتلا نہیں کر سکتا اور جب وہ خوش ہو تو اس کی خوشی اسے حق سے باہر نکلنے نہیں دیتی (وہ خوشی میں بھی اعتدال کو نہیں چھوڑتا) اور جب اسے قدرت اور اقتدار ملتا ہے تو (اس وقت بھی) وہ اپنے حق سے زیادہ نہیں لیتا۔ (یعنی جو اس کا نہیں اس کو لینے کے لئے کوشش نہیں کرتا)۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 783)

"حضرت ابوہریرہؓ نے بیان کیا کہ ہم نبی صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس بیٹھے ہوئے تھے اور آپؐ پر سورۃ جمعہ نازل کی گئی۔ وَّاٰخَرِيْنَ مِنْهُمْ لَمَّا يَلْحَقُوْا بِهِمْ کے متعلق ابوہریرہؓ کہتے تھے۔ مَیں نے پوچھا یا رسول اللہ! یہ کون ہیں؟ آپ نے اس کا ان کو جواب نہیں دیا۔ پھر انہوں نے تین بار پوچھا اور اس وقت ہم میں سلمان فارسی تھے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے اپنا ہاتھ سلمان پر رکھا اور فرمایا اگر ایمان ثریا کے پاس بھی ہو تو ان میں سے کچھ مرد یا فرمایا ایک مرد اس تک پہنچ جائیں گے۔"

(حدیقۃ الصالحین حدیث نمبر 950)

سامعین! ایک حدیث یہ ہے۔

عَنْ اَبِیْ هُرَيْرَةَ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ قَالَ قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ لَا يَقُوْلَنَّ اَحَدُكُمْ لِلْعِنَبِ الْكَرْمَ فَاِنَّ الْكَرْمَ قَلْبُ الْمُؤْمِنِ۔

اِس کا ترجمہ یہ ہے کہ رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ تم میں سے کوئی انگور کو کرم نہ کہے کیونکہ کرم (انگور) تو مؤمن کا دل ہے۔

آنحضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مؤمن کی تعریف یوں بیان فرمائی ہے کہ

اَلْمُؤْمِنُ مَنْ يَّامَنُهُ النَّاسُ

کہ مؤمن وہ ہے جس سے معاشرے کے لوگ امن میں رہیں۔

حضرتِ خلیفۃُ المسیح الخامس ایدہ اللہ تعالیٰ ایمان اور مؤمن پر چند احادیث کا ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"ایک روایت میں آتا ہے حضرت انسؓ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ ایمان دو حصوں پر مشتمل ہے۔ آدھا صبر میں اور آدھا شکر میں۔ اصل میں تو صبر بھی شکر گزاری کا پہلو ہی اجاگر کرتا ہے اس لئے اگر دیکھا جائے تو حقیقت میں مکمل ایمان اس شکر گزاری سے ہی ہوتا ہے۔

حضرت صہیبؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ مؤمن کا معاملہ بھی عجیب ہے اس کا معاملہ سراسر خیر ہے اور یہ مؤمن کے علاوہ کسی کے لئے نہیں ہے۔ اگر اسے کوئی خوشی پہنچتی ہے تو وہ شکر کرتا ہے اور یہ اس کے لئے خیر ہے اور اگر اسے تکلیف پہنچتی ہے تو صبر کرتا ہے یہ بھی اس کے لئے خیر ہے۔ خیر اس لئے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے کہ اِنَّ اللّٰهَ مَعَ الصّٰبِرِيْنَ۔ اللہ تعالیٰ یقیناً صبر کرنے والوں کے ساتھ ہے اور پھر فرمایا۔ وَبَشِّرِ الصّٰبِرِيْنَ اور صبر کرنے والوں کو خوشخبری سنا دے۔ پس جس کے ساتھ اللہ تعالیٰ ہو اور اس کو خوشخبری دے رہا ہو اس کے لئے اس سے بڑی خیر اور کیا ہو سکتی ہے۔ یہ حقیقی صبر بھی اسی وقت ہو سکتا ہے جب انسان خدا تعالیٰ کی تمام نعمتوں کا شکر گزار بندہ بنے۔"

پھر آگے چل کر حضور ایدہ اللہ فرماتے ہیں۔

"حضرت زید بن خالد جوہنیؓ نے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے ہمیں حدیبیہ میں صبح کی نماز بارش کے بعد جو رات کو ہوئی تھی پڑھائی جب آپ نماز سے فارغ ہوئے تو لوگوں کی طرف منہ کیا اور فرمایا کیا تم جانتے ہو کہ تمہارے ربّ عزوجل نے کیا فرمایا ہے؟ لوگوں نے کہا اللہ اور اس کا رسول بہتر جانتے ہیں۔ آپؐ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے کہ میرے بندوں میں سے آج صبح بعض مجھ پر ایمان لانے والے ہوئے اور بعض میرا انکار کرنے والے۔ جس نے تو یہ کہا کہ ہم پر اللہ تعالیٰ کے فضل اور اس کی رحمت سے بارش ہوئی ہے وہ میرا مؤمن ہے اور ستاروں کا کافر ہے اور جس نے کہا کہ ہم پر بارش فلاں فلاں ستارے کے نکلنے کی وجہ سے ہوئی ہے وہ میرا کافر اور ستاروں کا مؤمن ہے۔ یعنی مجھ پر ایمان نہیں لاتا اس کو ابھی تک اسی طرح وہ تو ستاروں کو پوجنے والا ہے۔ پس شکر گزاری کا اصل معیار یہ

ہے کہ ہر بات پر صرف اور صرف خدا تعالیٰ کی حمد ہو اور اس کی شکر گزاری کی جائے کیونکہ اس وقت بعض لوگوں کی پوری طرح تربیت نہیں ہوئی تھی۔ پُرانی روایات کا بھی اثر تھا پرانے ان کے روایتی مذہب کا بھی اثر تھا تو وہ کہہ دیا کرتے تھے ستاروں وغیرہ کا نام لے لیتے تھے تو آپؐ نے ان کو شکر گزاری کی حقیقت بتا کر اس طرح تربیت فرمائی۔"

حضور ایدہ اللہ اسی خطبہ میں ایک اَور حدیث پیش کرتے ہوئے فرماتے ہیں۔

"حضرت ابو ہریرہؓ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا۔ اے ابو ہریرہ! پرہیز گار بنو تم سب لوگوں سے زیادہ عبادت گزار ہو جاؤ گے اور قانع بنو قناعت کرو تم سب لوگوں سے زیادہ شکر گزار ہو جاؤ گے۔ پس قناعت بھی شکر گزاری کی طرف لے کر جاتی ہے اور لوگوں کے لئے وہی پسند کرو جو اپنے لئے پسند کرتے ہو تو مؤمن ہو جاؤ گے اور جو تمہارا پڑوسی ہے اسے اچھی ہمسائیگی کرو تم مسلم ہو جاؤ گے اور کم ہنسو کیونکہ ہنسنے کی کثرت دل کو مُردہ کر دیتی ہے۔ یعنی اللہ تعالیٰ کے حضور زیادہ جھکنے والا ہونا چاہئے انسان کو، دعاؤں کی طرف توجہ رہنی چاہئے ہر وقت ٹھٹے مذاق نہیں ہوتے رہتے۔ اللہ تعالیٰ ہمیں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے ارشاد پر عمل کرنے والا بنائے۔"

(خطبہ جمعہ فرمودہ 17 اگست 2026ء)

(کمپوزڈ: منہاس محمود۔ جرمنی)

✡✡✡✡